Lesson 2: An-Nisa (Ayaat 7-14): Day 4

سُوْرَةُ النِّسَاء کی تفسیر

٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا
واسطے مردوں کے	حصہ ہے	اس چیز سے کہ

جو مال

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ

تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	لِلنِّسَآءِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ
چھوڑ گئے	ماں باپ	اور	قرابتی	اور	واسطے عورتوں کے	حصہ ہے	اس چیز سے کہ	چھوڑ گئے

ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت اس میں مردوں کا بھی

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ٧

الْوَالِدٰنِ	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنْهُ	اَوْ كَثُرَ	نَصِيْبًا	مَّفْرُوْضًا
ماں باپ	اور	قرابتی	اس میں سے جو کہ	تھوڑا ہو	اس سے	یا زیادہ	حصہ ہے	مقرر کیا ہوا

حصہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ یہ حصے (اللہ کے) مقرر کیے ہوئے ہیں ٧

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ

وَ	اِذَا	حَضَرَ	الْقِسْمَةَ	اُولُوا الْقُرْبٰى	وَالْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنُ
اور	جب	حاضر ہوں	بانٹنے میں	قرابت والے	اور یتیم	اور	فقراء

اور جب میراث کی تقسیم کے وقت (غیر وارث) رشتہ دار اور یتیم اور محتاج آجائیں

فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ٨ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ

فَارْزُقُوْهُمْ	مِّنْهُ	وَ	قُوْلُوْا	لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَ	لْيَخْشَ	الَّذِيْنَ	لَوْ
پس دو ان کو	اس میں سے	اور	کہو	ان کو	بات	اچھی	اور	چاہیے کہ ڈریں	وہ لوگ کہ	اگر

تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دیا کرو اور شیریں کلامی سے پیش آیا کرو ٨ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو (ایسی حالت میں ہوں کہ)

تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

تَرَكُوْا	مِنْ خَلْفِهِمْ	ذُرِّيَّةً	ضِعٰفًا	خَافُوْا	عَلَيْهِمْ	فَلْيَتَّقُوا	اللّٰهَ
چھوڑ جائیں	پیچھے اپنے	اولاد	ناتوان	ڈریں	اوپر ان کے	پس چاہیے کہ ڈریں	اللہ سے

اپنے بعد ننھے ننھے بچے چھوڑ جائیں اور ان کو ان کی نسبت خوف ہو (کہ ان کے مرنے کے بعد ان بے چاروں کا کیا حال ہوگا) پس چاہیے کہ یہ لوگ

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

وَلْيَقُوْلُوْا	قَوْلًا	سَدِيْدًا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ	اَمْوَالَ	الْيَتٰمٰى
اور چاہیے کہ کہیں	بات	محکم	بے شک	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	مال	یتیموں کے

اللہ سے ڈریں اور معقول بات کہیں ﴿٩﴾ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾

ظُلْمًا	اِنَّمَا	يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	نَارًا	وَسَيَصْلَوْنَ	سَعِيْرًا
ظلم سے	سوائے اسکے نہیں کہ	کھاتے ہیں	بیچ	اپنے پیٹوں کے	آگ	اور البتہ جائیں گے	آگ میں

ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے ﴿١٠﴾

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ

يُوْصِيْكُمُ	اللّٰهُ	فِيْٓ	اَوْلَادِكُمْ	لِلذَّكَرِ	مِثْلُ	حَظِّ	الْاُنْثَيَيْنِ	فَاِنْ
وصیت کرتا ہے تم کو	اللہ	بیچ	اولاد تمہاری کے	واسطے مرد کے ہے	مانند	حصہ	دو عورتوں کے	پس اگر

اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے اور اگر اولاد

كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

كُنَّ	نِسَاۗءً	فَوْقَ	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُنَّ	ثُلُثَا	مَا	تَرَكَ	وَ	اِنْ	كَانَتْ	وَاحِدَةً
ہوویں	عورتیں	زیادہ	دو سے	پس واسطے انکے ہے	دو تہائی	اس چیز کی کہ	چھوڑ گیا	اور	اگر	ہو عورت	ایک ہی

میت صرف لڑکیاں ہی ہوں (یعنی دو یا) دو سے زیادہ تو کل ترکے میں ان کا دو تہائی۔ اور اگر صرف ایک لڑکی ہو

فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ

فَلَهَا	النِّصْفُ	وَ	لِاَبَوَيْهِ	لِكُلِّ	وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	مِمَّا	تَرَكَ
پس واسطے اسکے ہے	آدھا	اور	واسطے اسکے والدین کے	ہر	ایک کو	ان دونوں میں سے	چھٹا حصہ	اس چیز سے کہ	چھوڑ گیا ہے

تو اس کا حصہ نصف۔ اور میت کے ماں باپ کا یعنی دونوں میں سے ہر ایک کا ترکے میں چھٹا حصہ

اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ

اِنْ	كَانَ	لَهٗ	وَلَدٌ	فَاِنْ	لَّمْ	يَكُنْ	لَّهٗ	وَلَدٌ	وَّوَرِثَهٗٓ	اَبَوٰهُ	فَلِاُمِّهِ
اگر	ہو	واسطے اسکے	اولاد	پس اگر	نہ	ہو	واسطے اسکے	اولاد	اور وارث ہوئے	ماں باپ اسکے	پس اسکی ماں کے واسطے

بشرطیکہ میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی

الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

الثُّلُثُ	فَاِنْ	كَانَ	لَهٗٓ	اِخْوَةٌ	فَلِاُمِّهِ	السُّدُسُ	مِنْۢ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ
تیسرا حصہ	پس اگر	ہو	واسطے اسکے	بھائی	پس اسکی ماں کے واسطے	چھٹا حصہ	پیچھے	وصیت کے

ماں کا حصہ۔ اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ (اور یہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت (کی تعمیل) کے بعد

يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

يُّوْصِيْ	بِهَآ	اَوْ دَيْنٍ	اٰبَاۗؤُكُمْ	وَ	اَبْنَاۗؤُكُمْ	لَا	تَدْرُوْنَ	اَيُّهُمْ	اَقْرَبُ
کہ وصیت کر جائے	ساتھ اسکے	یا قرض کے	باپ تمہارے	اور	بیٹے تمہارے	نہیں	جانتے تم	کون ان میں سے	بہت نزدیک ہے

جو اس نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو اسی کے ذمے ہو عمل میں آئے گی)۔ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ دادوں اور بیٹوں پوتوں میں

لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١﴾

لَكُمْ	نَفْعًا	فَرِيْضَةً	مِّنَ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا
واسطے تمہارے	نفع میں	مقرر کیا ہوا ہے	طرف سے	اللہ کی	بے شک	اللہ	ہے	جاننے والا	حکمت والا

سے فائدے کے لحاظ سے کون تم سے زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے ﴿١١﴾

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

وَ	لَكُمْ	نِصْفُ	مَا	تَرَكَ	اَزْوَاجُكُمْ	اِنْ	لَّمْ	يَكُنْ	لَّهُنَّ	وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ
اور	واسطے تمہارے	آدھا	اس چیز کا کہ	چھوڑ گئی ہیں	بیویاں تمہاری	اگر	نہ	ہو	واسطے انکے	اولاد	پس اگر	ہو

اور جو مال تمہاری عورتیں چھوڑ مریں۔ اگر اُن کے اولاد نہ ہو تو اس میں نصف حصہ تمہارا۔ اور اگر اولاد ہو

لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

لَهُنَّ	وَلَدٌ	فَلَكُمُ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْۢ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ
واسطے ان کے	اولاد	پس واسطے تمہارے	چوتھائی	اس چیز کی کہ	چھوڑ گئی ہیں	پیچھے	وصیت کے کہ

تو ترکے میں تمہارا حصہ چوتھائی۔ (لیکن یہ تقسیم) وصیت (کی تعمیل) کے بعد

يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ

يُّوْصِيْنَ	بِهَآ	اَوْ دَيْنٍ	وَ	لَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	اِنْ
وصیت کر جائیں	ساتھ اس کے	یا قرض کے	اور	واسطے ان کے	چوتھائی ہے	اس چیز کی کہ	چھوڑ جاؤ تم	اگر

جو انہوں نے کی ہو یا قرض کے (ادا ہونے کے بعد جو ان کے ذمے ہو، کی جائے گی)۔ اور جو مال تم (مرد) چھوڑ مرو۔ اگر تمہارے

لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

لَّمْ	يَكُنْ	لَّكُمْ	وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ
نہ	ہو	واسطے تمہارے	اولاد	پس اگر	ہو	واسطے تمہارے	اولاد	پس واسطے انکے	آٹھواں حصہ ہے

اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا ان میں چوتھا حصہ اگر اولاد ہو تو اُن کا آٹھواں حصہ (یہ حصے)

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

مِمَّا	تَرَكْتُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ	تُوْصُوْنَ	بِهَآ	اَوْ دَيْنٍ
اس چیز کا کہ	چھوڑ جاؤ تم	پیچھے	وصیت کے	وصیت کر جاؤ تم	ساتھ اس کے	یا قرض کے

تمہاری وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو تم نے کی ہو اور (ادائے) قرض کے (بعد تقسیم کیے جائیں گے)۔

وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗٓ اَخٌ اَوْ

وَ	اِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	يُّوْرَثُ	كَلٰلَةً	اَوِ	امْرَاَةٌ	وَّ	لَهٗٓ	اَخٌ	اَوْ
اور	اگر	ہو	وہ مرد کہ	میراث لی جاتی ہے اسکی	کلالۃ	یا	وہ عورت ہو	اور	واسطے اسکے	ہے ایک بھائی	یا

اور اگر ایسے مرد یا عورت کی میراث ہو جس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا مگر اس کے بھائی

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ

اُخْتٌ	فَلِكُلِّ	وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	فَاِنْ	كَانُوْٓا	اَكْثَرَ
ایک بہن ہے	پس واسطے	ہر ایک کے	ان دونوں میں سے	چھٹا حصہ ہے	پس اگر	ہوں	زیادہ

یا بہن ہو تو اُن میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ اور اگر ایک سے زیادہ ہوں

مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِي	الثُّلُثِ	مِنْۢ بَعْدِ	وَصِيَّةٍ
اس سے	پس وہ	ساجھی برابر ہیں	بیچ	تہائی کے	پیچھے	وصیت کے کہ

تو سب ایک تہائی میں شریک ہوں گے (یہ حصے بھی) بعد ادائے وصیت و قرض

يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

يُّوْصٰى	بِهَآ	اَوْ دَيْنٍ	غَيْرَ	مُضَآرٍّ	وَصِيَّةً	مِّنَ	اللّٰهِ
وصیت کی جاتی ہے	ساتھ اس کے	یا قرض کے	نہیں	ضرر پہنچانے والا کسی کو	مقرر کیا گیا	طرف سے	اللہ کی

بشرطیکہ ان سے میت نے کسی کا نقصان نہ کیا ہو (تقسیم کیے جائیں گے)۔ یہ اللہ کا فرمان ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿١٢﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ يُّطِعِ

وَاللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَلِيْمٌ	تِلْكَ	حُدُوْدُ	اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
اوراللہ	جاننے والا ہے	تحمل والا ہے	یہ ہیں	حدیں	اللہ کی	اور	جوکوئی	کہامانے

اور اللہ نہایت علم والا (اور) نہایت حلم والا ہے ﴿١٢﴾ یہ (تمام احکام) اللہ کی حدیں ہیں۔ اور جو شخص اللہ اور

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللّٰهَ	وَرَسُوْلَهٗ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اللہ کا	اوراس کے رسول کا	داخل کرے گا اس کو	جنتوں میں	چلتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٣﴾ وَ مَنْ يَّعْصِ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ	الْعَظِيْمُ	وَ	مَنْ	يَّعْصِ
ہمیشہ رہیں	بیچ اس کے	اور	یہ	مراد پانا ہے	بڑا	اور	جوکوئی	نافرمانی کرے

وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے ﴿١٣﴾ اور جو اللہ اور اس کے رسول

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا

اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ	يَتَعَدَّ	حُدُوْدَهٗ	يُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا
اللہ کی	اور	اس کے پیغمبر کی	اور	گزر جائے	حدوں سے اس کی	داخل کرے گا اس کو	آگ میں	ہمیشہ رہنے والے

کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اُس کو اللہ دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ

فِيْهَا ۖ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾

فِيْهَا	وَلَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ
بیچ اس کے	اور واسطے اس کے	عذاب ہے	ذلیل کرنے والا

ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہو گا ﴿١٤﴾

سبق کا خلاصہ: یہاں سے آگے کچھ آیات میں اللہ سبحان و تعالیٰ نے وراثت کی بات کی ہے۔ سورۃ نساء کے آغاز سے ہی حقوق العباد کی بات شروع ہو رہی ہے۔ وہ مسائل جن کا انسانوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اُنہی کو ایک ایک کر کے بیان کیا جا رہا ہے۔

آپ ان وراثت کے مسائل کو دیکھ اور سُن کر پریشان نہ ہوں۔ کیونکہ بعض اوقات لوگ وراثت، وصیت اور فرائض کے الفاظ سُن کر تھوڑا گھبرا جاتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں زندگی بھر کی رہنمائی کے علاوہ موت کے بعد تک کی رہنمائی فرمادی ہے۔

اسلام نے ہر بات کھول کر ہمیں بتادی ہے۔ آیات 7 سے 10 تک ایک ہی تفصیل میں دیکھتے ہیں۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۖ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿٧﴾ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا
خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۡ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾

مردوں کے لیے بھی حصہ ہے اُس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں۔ اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے اُس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو۔ حِصۂ قطعِی۔ (۷) اور جب (وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دور کے) اور یتیم اور غریب لوگ تو ان کو بھی اِس (ترکہ) میں (جس قدر بالغوں کا ہے اس میں) سے کچھ دے دو اور ان کے ساتھ خوبی سے بات کرو۔ (۸) اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو ان کی ان کو فکر ہو سو ان لوگوں کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اور موقع کی بات کہیں۔ (۹) بلاشبہ جو لوگ

یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے (برتتے) ہیں اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہونگے۔(۱۰)

اللہ کے نبیؐ جس دور میں اسلام لے کر آئے تو دورِ جاہلیت میں کچھ مختلف رسول ورواج تھے۔ مشرکین نہایت ڈھٹائی سے اُن کو یہ کہہ کر مانتے تھے کہ ہم نے تو اپنے باپ دادا کو یہی کرتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وراثت کو قانون کو نافذ کیا۔

دورِ جاہلیت میں عورت کو وراثت میں حِصّہ نہیں دیا جاتا تھا۔ چھوٹے لڑکوں کو حِصّہ نہیں دیتے تھے۔ بعض اوقات سب سے بڑے لڑکے کو ساری جائیداد مل جاتی۔ بعض اوقات ساری جائیداد متبنیٰ یعنی لے پالک بچے Adopted Child کو دے دیتے۔ اپنے سگے رشتے دار کو حصّہ نہ دیتے بلکہ منہ بولے بچے کو ساری جائیداد دے دیتے۔

مشرکین تو یہ سب کرتے دوسری طرف عیسائیت میں وراثت کا کوئی قانون ہی نہیں تھا۔ انجیل میں کوئی قانون نہیں ہے۔ تورات میں قانون تھا جس کو بنی اسرائیل نے بدل دیا تھا۔

اسلام نے اُس دور میں وراثت کا قانون پیش کیا۔

ہاں عیسائی اب بھی خود کا بنایا ہوُا قانون مانتے ہیں۔ جس کو وہ وصیت کے نام پر Will کہہ کر اُس پر عمل کرتے ہیں۔

آج بیشتر ممالک میں یہ قانون ہے کہ اگر کوئی مر جائے اور اپنے مال کے بارے میں کچھ بھی نہ کہے تو وہ سارا حکومت کو مل جاتا ہے۔

بہت سارے مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو بھی اپنی وصیت لکھنی پڑتی ہے تاکہ وراثت کے بارے میں قانونی کاغذات / دستاویز موجود ہوں۔ تاکہ خدانخواستہ اُن کا مال اور بعض حالات میں بچے تک گورنمنٹ لے لیتی ہے۔

یہ بھی دورِ جاہلیت کی ایک یادگار ہے۔

دورِ جاہلیت میں عورت کہ نہ صرف وراثت بھی نہیں ملتی بلکہ عورت خود بھی مالِ وراثت بن جاتی۔ اُس کی جائیداد پر قبضہ ہو جاتا۔ کچھ مرد عورت پر کوئی کپڑا پھینکتے جس کا کپڑا عورت پر گر جاتا پھر وہی اُس کا مالک بن جاتا۔ وہ جو مرضی اُس کے ساتھ سلوک کرتے۔

اس سے بھی بُرا سلوک ہندو مذہب میں عورت کو ستی کر دیا جاتا ہے۔ یا اُس کی اپنی زندگی تو ختم ہی ہو جاتی ہے۔ زندہ عورت کو شوہر کے ساتھ جلا دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری بہترین رہنمائی فرمادی ہے۔ ہمیں وراثت کا بہترین قانون دیا ہے۔

عیسائیت میں آج کوئی مرتے وقت اپنی جائیداد کتے کو دے جاتا ہے۔ اس کو اجازت ہے۔ بلے کے نام کر دیں۔ کسی ٹرسٹ کو دے دیں۔ ظلم کی حد دیکھیں کہ اپنے رشتے دار کا جائیداد پر حق نہیں لیکن مال کو یوں ضائع کیا جاتا ہے۔

اسلام نے قانونِ وراثت کا تدریجاً نافذ کیا۔ کسی جگہ جب بُرائی حد سے بڑھ جائے تو اُسے آہستہ آہستہ معاشرے سے نکالا جاتا ہے۔ تاکہ قانون بننے سے پہلے لوگوں کے دلوں سے بھی نکل جائے۔

اِن آیات کی خوبصورتی، صوتی حُسن، حسابی رِدھم سے لُطف اندوز ہوں۔

عام طور پر اے ایمان والو یا اے لوگو سے بات شروع ہوتی ہے یہاں اُچھوتے اور الگ انداز سے بات شروع کی گئی ہے؛

مردوں کے لیے بھی حصہ ہے اُس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں۔ اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے اُس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو۔ حِصۂ قطعِی۔(۷)

کیونکہ مرد کی وراثت میں عورت کے حصّے کی بات بھی آئی ہے اس لئے بات کو واضع کیا گیا ہے۔ اسلام ایک نئی سوچ دے رہا ہے کہ دیکھو! عورت کو بھی حصّہ ہے۔ یعنی مردوں کا بھی حصّہ ہے اور عورتوں کا بھی۔ خاندان کے سب گھر والوں کا ذِکر، چھوٹے بڑے ہر بیٹے اور بیٹی کا حصّہ ہے۔

آج کے دور میں ہر ایک کو حقوق کا احساس تو دِلا دیا گیا لیکن ذہنی طور پر لوگوں کو تیار نہیں کیا گیا۔ اب بعض اوقات حقوق ملتے ہی نہیں اور کہیں مل جائیں تو غلط استعمال ہو رہے ہیں۔

اسلام نے ایسی تعلیمات دیں کہ لوگ خود آکر پوچھتے تھے کہ یا رسولؐ اللہ ہمیں بتائیں کہ ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں۔ جن کے ذِمّے حقوق ہیں وہ خود ذمّے دار بن جائیں۔

یعنی مردوں کے لئے بھی حصّہ ہے" جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں۔"

اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے اُس چیز میں سے جس کو ماں باپ اور بہت نزدیک کے قرابت دار چھوڑ جاویں خواہ وہ چیز قلیل ہو یا کثیر ہو۔ چاہے کم ہے یا بہت۔ تھوڑا یا زیادہ۔ حصّہ ضرور ملے گا۔

چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی حصّہ ہو گا۔ وراثت کی بانٹ مشورے سے ہو گی۔

اگر کسی نے والدین کی زیادہ خدمت کی اُس کو زیادہ حِصّہ نہیں ہو گا۔ خدمت کا اجر اللہ خود اُسے دینگے۔ کوئی اپنی مرضی سے کچھ نہیں اُٹھا سکتا کہ یہ تو امّی جان نے مجھے دے دیا تھا۔

مرنے والے کی ہر چیز کو اللہ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔ قانونِ وراثت تدریجاً آیا تھا کیونکہ شروع میں ابھی سب گھر والے مسلمان ہی نہیں ہوتے تھے۔

اور جب (وارثوں میں ترکہ کے) تقسیم ہونے کے وقت آموجود ہوں رشتہ دار (دور کے رشتے دار یعنی جن کو وراثت میں حِصّہ نہیں ملنا تھا) اور یتیم اور غریب لوگ (یعنی ملازم) تو ان کو بھی اِس (ترکہ) میں (جس قدر بالغوں کا ہے اس میں) سے کچھ دے دو اور ان کے ساتھ خوبی سے بات کرو۔

(۸) یعنی غریبوں یا دُور کے رشتے داروں کو کچھ دینا چاہو تو تھوڑا سا مال دے دو ورنہ بھلی بات کرو۔ دِل دکھانے والی بات نہ کرو۔ اس آیت میں اُن لوگوں کے حقوق کی بات کی گئی ہے جن کا وراثت میں حِصّہ تو نہیں ہوتا لیکن اگر صلہ رحمی کی وجہ سے کچھ دے دیا جائے تو اَجر ہے۔ ورثے سے محروم لوگوں کو محبت سے کچھ دینا چاہو تو دے دو۔ یعنی خالہ پھوپھی یا کوئی اور رشتے دار۔ پہلے تو وراثت بانٹ لیں۔

مثال کہ آپ پاکستان گئی ہیں۔ سب کے لئے تحفے لئے لیکن پھر کوئی ایسا رشتے دار بھی آ گیا جس کے لئے آپ نے کچھ نہیں لیا تھا۔ لیکن آپ محبت سے اُس کو بھی کچھ تحفہ دے دیں۔ یعنی انسانی جذبات کا خیال رکھیں اور دوسروں کا دِل بھی رکھیں۔

یعنی محبت سے کچھ دے دیں۔ اللہ آپ کو مزید عطا کرے گا۔

نَصِيبًا مَّفْرُوضًا : یہ قطعی حصّے ہیں۔ یہ سارے حصّے اللہ نے مقرر کیئے ہیں۔

حصّوں کی تقسیم یا بانٹ کو بدلہ نہیں جا سکتا۔

ہمارے ہاں بہنوں کو جائیداد میں حِصّہ نہیں دیتے۔ کہ جہیز دے دیا تھا۔ یہ غلط بات ہے۔

اسلام نے ایک اُصول رکھا ہے کہ قریبی قریبی سے پہلے۔ یعنی قریبی رشتے دار کا حِصّہ ہے۔ اللہ نے وراثت کی بانٹ میں قرابت کا اُصول رکھا ہے۔ بہنوں کو حِصّہ ضرور دیں۔

بدترین ہے وہ مال جو کسی کا حق مار کر لیا جائے۔ وہ مال بہت نحوست لے کر آتا ہے جو کسی کا حق مار کر کھایا جائے۔

وراثت کی تقسیم میں جذبات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی کو کچھ زیادہ پسند ہے تو پہلے وراثت کی تقسیم ہو گی بعد میں مذاکرات یا صلاح مشورے سے قیمت لگا کر وہ چیز لی جا سکتی ہے۔

اگر کسی بچے نے زیادہ خدمت کی ہے یا کسی نے ساری زندگی والدین کا خیال نہیں رکھا تو اُس کا جائیداد میں برابر حصّہ ہے۔ وراثت کو اللہ نے مقرر کیا ہے ہم اپنی مرضی سے کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔

وراثت کی تقسیم کسی کے انتقال کے بعد جلد ہی کر دینی چاہئیے کیونکہ چیزوں کی قیمت بدل جاتی ہے۔ کوشش کریں تین دِن کے اندر یہ معاملات سلجھا لیں۔ اللہ کے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔

اللہ نے جو حقوق بنا دیئے ہم کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتے۔

خاندان میں کچھ بڑے بزرگ یہ ذمّہ داری سنبھالیں تاکہ صلح صفائی سے معاملات حل کیئے جا سکیں۔

یہ آیات پڑھتے ہوئے یاد رکھیں کہ کل نفس ذائقۃ الموت۔ ہم سب نے چلے جانا ہے۔

اپنے مال کا سوچیں کس کو ملے گا؟

آپ کی اولاد یا بیٹا آپ کے پیسے کو کیسے کہاں خرچ کرے گا؟ بچوں کی تربیت کریں۔ بچوں کو ذہنی طور پر تیار رکھیں۔ اسلام ہمیں یہ سِکھا رہا ہے کہ اپنے بچوں کو اپنے بعد کے لئے تیار کریں۔

بعض اوقات مالدار ہونا گناہگار ہونا سمجھا جاتا ہے۔ لوگ بعض اوقات احساس دلاتے ہیں کہ تمہارے پاس پیسہ ہے اب اللہ کی راہ میں دو۔ مال اللہ کی رحمت ہے۔ جائز کمائی ہے، حلال رِزق سے ہے تو آپ اللہ کا شکر ادا کریں اور اُسے جائز طریقے سے استعمال کریں۔ اگر مالدار ہونا گناہگار ہونا ہوتا تو یہ اتنی آیات مال کی تقسیم کیوں بتاتیں۔ مال ہونا جائز ہے، اولاد کے لئے مال چھوڑنا جائز ہے۔

ورثے کے مال کو جائز طریقے سے تقسیم کرنا بے حد اہم ہے۔

مال کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ ایک دِن ہم سب نے چلے جانا ہے۔

" اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر اپنے بعد چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاویں تو ان کی ان کو فکر ہو سو ان لوگوں کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اور موقع کی بات کہیں۔ (۹) بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے (برتتے) ہیں اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہونگے۔ (۱۰) "

مرنے والے کے بھائی یا دوسرے رشتے داروں کو یہ احساس دلایا جا رہا ہے۔ عام طور پر چچا اور تایا کا زیادہ اختیار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو احساس دِلا رہے ہیں کہ تمہاری باری بھی ہو سکتی تھی۔

اسلام کا حُسن دیکھیں کہ ہمیں سکھایا جارہا ہے کہ انسان دوسرے کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(ایک حدیث کا خلاصہ بھی یہی ہے)۔

دوسرے کے بچوں کا خیال رکھیں۔ یتیم کا مال نہ کھائیں۔ یہ ظلم ہے۔

ہمارے معاشرے میں بہت ظلم ہو رہا ہے۔

بعض اوقات لوگ قرض لے کر قُل اور چالیسواں تو کرتے ہیں لیکن وراثت کا خیال نہیں رکھتے۔ یا جائیداد بیچ کر لوگوں کو رسمی کھانے کھلاتے ہیں۔

یتیم بچوں پر رحم کریں۔ ناحق طریقوں سے بیوہ اور یتیم کا مال نہ کھائیں۔ بلاوجہ یتیم اور بیوہ کے گھر میں بیٹھ کر بوجھ نہ بنیں۔ تین دِن سے زیادہ سوگ نہ منائیں۔ میت کے کھانوں کی رسومات کو ختم کریں۔ اللہ کے نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی سے ہمیں یہی دلیل ملتی ہے کہ مرنے والے کے گھر کھانا بھیجیں بجائے اِس کے خود جاکر کھانے بیٹھ جائیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ روزِ قیامت ایک گروہ ایسا آئے گا کہ اُن کے منہ سے آگ نکل رہی ہو گی۔ پھر آپؐ نے یہی آیت پڑھی(اللھم لا تجعلنا منھم)

ایک اور حدیثؐ کا خلاصہ۔ دو کمزور لوگوں کا مال لینے سے بچو، ایک عورت اور دوسرا یتیم۔

اِن باتوں کو ذہن میں رکھیں اور اپنا جائزہ لیں کہ میرے لئے عمل کی کونسی باتیں ہیں؟